سوال

(5) سند میں اسقاط

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بحالت رکوع جو تصدیق انگشتری کی رویت ابوذر کتب قوم میں مسطور ہے ۔ اس کی بابت حافظ ابن حجر عسقلانی الکاف الشاف فی تخریج احادیث الکشاف میں لکھا ہے کہ "اسنادہ ساقط " اگرچہ کتاب میں مذکور میں اس کی سند مذکور نہیں ہے، مگر ثعلبی نے اپنی تفسیر میں سورۃ مائدہ میں آیت کریمہ "انما ولیکم اللہ " کی تفسیر میں سند اس طرح لکھی ہے _ یحیی بن عبدالحمید الحمانی عن قیس بن الربیع عن الاعمش عن عبایۃ بن ربعی عن ابن عباس عن ابی ذر۔ دریافت طلب یہ ہے کہ یہ سند کس وجہ سے ساقط ہے ؟ کیا درمیان کا کوئی راوی ساقط ہوگیا یا اور کچھ معنی "ساقط " کے ہیں " اور عبایۃ بن ربعی کی روایت ابن عباس سے صحیح ہے یا نہیں ؟ اور کتب احادیث میں ہے یا نہیں اور کیا ان کا ترجمہ ہے ؟ بحوالہ کتب جواب تحریر فرمائیے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یشک یہ روایت تصدق انگیشتری کی بہت سی کتابوں میں مذکور ہے ، لیکن یہ روایت مرفوعاً سند صحیح سے مروی نہیں ہے ۔ بلکہ عیف الاسناد ہے ،اسی واسطے حافظ ابن الحجر نے اس حدیث کے بارے میں "ساقط" لکھا ہے 'اور "ساقط" سے مراد حافظ ابن حجر کی یہ نہیں ہے کہ اس سند میں کوئی راوی ساقط ہے ' بلکہ مراد یہ ہے کہ سند اس حدیث کی ضعیف اور ساقط الاعتبار ہے 'اور "ساقط" کا اطلاق رواۃ ضعفاء پر بھی ہوا کرتا ہے ۔ حافظ ذہبی نے مقدمۃ المیزان لاعتدال " میں لکھا ہے : واردي عبارۃ الجرح دجال کذاب اووضاع ' ثم متہم بالکذب ' ثم متروک وذاہب الحدیث وہالک وساقط ' ثم واہ بمرۃ انتہی مختصراً

اور عبایہ بن ربعی جن سے اعمش روایت کرتے ہیں وہ بہت ضعیف ہے ۔ حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال میں لکھا ہے : عبایۃ بن ربعی من غلاۃ الشیعۃ وقال العلاء بن المبارک : سمعت ابا بکر بن عباس یقول للاعمش : انت حین تحدث عن موسی عن عبایۃ ______ فذکرہ فقال : واللہ ما رویتہ الا علی وجہ الاستہزاء انتہی

اور علامہ جلال الدین سیوطی نے ذیل اللالی کے کتاب المناقب میں ایک سند نقل کیا ہے اس طور سے : حدثنا قیس بن الربیع عن الاعمش عن عبایۃ بن ربعی عن ایوب الانصاري ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ رضی اللہ عنہما __ الحدیث ' ثم قال السیوطی : وقیس بن الربیع لا یحتج بہ وعبایۃ بن ربعی ' قال العقیلی : شیلی غال ملحد

اور میزان الاعتدال میں ہے : قیس بن الربیع الاسدی الکوفی ' قیل لاحمہ : ولم ترکوا حدیثہ ؟ قال : کان یتشیع ' وکان کثیر الخطاء انتہی مختصرا

حاصل یہ کہ گو قیس بن الربیع مختلف الاحتجاج ہے مگر عبایہ بن ربعی متفق علی ضعفہ ہے ۔ اس لیے روایت قیس بن الربیع عن الاعمش عن عبایۃ بن ربعی ساقط الاعتبار ہے ۔

اورکتاب اسباب النزول للامام ابی الحسن الواحدي میں یہ روایت دوسری سند سے مروی ہے ۔ وعبارتہ ہکذا : اخبرنا ابوبکر التیمی قال اخبرنا عبداللہ بن محمد بن جعفر قال حدثنا الحسین بن محمد عن ابی ہریرۃ قال حدثنا عبداللہ بن عبدالوہاب قال حدثنا محمد الاسود عن محمد بن مروان عن محمد السائب عن ابی صالح عن ابن عباس ______ فذکر الحدیث ' وفی آخرہ : قال : ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المسجد والناس بین قائم وراکع ' فنظر سائلا فقال : ہل اعطاک احد شیئا ؟ قال : نعم خاتم من ذہب من اعطاکہ ؟ قال : ذلک القائم ' واوما بیدہ الی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ' فقال : علی ای حال اعطاک ؟ قال : اعطانی وہو راکع ' فکبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ' ثم قرا "ومن یتول اللہ والرسول والذین آمنوا فان حزب اللہ ہم الغالبون "

لیکن یہ سند بھی مخدوش ہے ۔ محمد بن مروان السدي اور محمد بن السائب الکلبی ضعفاء میں ہیں ۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے کتاب الاتقان فی معروفۃ علوم القرآن النوع الثمانون فی طبقات المفسرین میں لکھا ہے :

ومن جید الطرق عن ابن عباس : طریق قیس عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ' وہذہ الطریق صحیحۃ علی شرط الشیخین.واوہی طرقہ طریق الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس ' فاذا نظم الی ذلک روایۃ محمد بن مروان السدي الصغیر فہی سلسلۃ الکذب وکثیر ما یخرج منہا الثعلبی والواحدي انتہی

اور میزان الاعتدال میں ہے : محمد بن مروان السدي الصغیر ' ترکوہ واتہمہ بعضہم بالکذب ' وہو صاحب الکلبی.قال البخاري : سکتوا عنہ انتہی

اور میزان الاعتدال میں محمد بن السائب الکلبی کے ترجمہ میں لکھا ہے : ترکہ یحیي وابن مہدي ' ثم قال البخاري : قال علی : حدثنا یحیی عن سفیان قال لی الکلبی : کلما حدثتک عن ابی صالح فہو کذب انتہی

اور تفسیر ابن جریر طبر میں ہے : حدثنا محمد بن الحسین حدثنا احمد نم المفضل ثناء اسباط عن السدي قال : ثم اخبرہم من یتولاہم فقال : انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلاۃ وہم رکعون ہولاء جمیع المومنین ولکن علی بن ابی طالب مر بہ سائل وہو راکع فی المسجد فاعطاہ خاتمۃ

حدثنا ہناد بن السري قال حدثنا عبداللہ بن عبدالملک عن ابی جعفر قال : سالتہ عن ہذہ الآیۃ "انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلاۃ ویوتون الزکاۃ وہم راکعون ' قلنا من الذین امنوا؟ قال : الذین آمنوا قلنا : بلغنا انہا انزلت فی علی بن ابی طالب قال : علی من الذین آمنوا

دثنا ابن وکیع قال ثنا المحاربی عن عبداللہ قال سالت اباجعفر عن قول اللہ "انما ولیکم اللہ ورسولہ___ " ذکر نحو حدیث ہناد عن عبدہ

دثنا اسماعیل بن اسرائیل الرملی قال : ثنا ایوب بن سوید قال : ثنا عتبۃ بن ابی حکیم فی ہذہ الآیۃ انما ولیکم اللہ درسولہ والذین آمنوا" قال : علی بن ابی طالب

رثنی حارث قال ثنا عبدالعزیز قال ثنا غالب بن عبیداللہ قال : سمعت مجاہدا یقول فی قولہ "انما ولیکم اللہ درسولہ__ الآیۃ قال : نزلت فی علی بن ابی طالب ' تصدق وہو راکع

یہ چار آثار ہیں سدی وابوجعفر وعتبہ بن ابی حکیم ومجاہد کے ۔ پس تین آثار اخیرہ سے معلوم ہوا کہ یہ آیہ کریمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص100